نوری دار الافتاء
مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ۔ موبائل نمبر۔ 9759522786

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ زید کی دو بہنیں ہیں اور ایک لڑکی ہے۔ اور زید کی عورت جو کہ اس کی عادات و اطوار کچھ سہی نہیں ہیں یعنی کہ غیر محرم سے ناجائز تعلقات رکھنا شادی شدہ ہوتے ہوئے، اسی بنا پر زید نے اس کو طلاق دے دیا اور اب اس نے دوسرے سے شادی کر لیا ہے یعنی کہ زید کی سابقہ بیوی نے۔ اور اب زید کی جو لڑکی ہے اس کی بھی وہی عادت ہے یعنی کہ غیر محرم سے ناجائز تعلقات رکھنا پھر اسی کے چلتے لو میرج کر کے شادی کر لیا ہے اس کی لڑکی نے۔ زید چاہتا تھا کہ جو بھی جائداد ہے وہ اپنی بہنوں کو دے دے۔ زید کا انتقال ہو گیا اب اس کی لڑکی یعنی کہ زید کی لڑکی آ کر کہتی ہے کہ یہ میرا حق ہے میری جائداد ہے پوری میرے نام کرو! مجھے دو! سوال طلب یہ ہے کہ اس کی تقسیم کی کیا صورت ہوگی اور یاد رہے کہ اس کی لڑکی نے لو میرج کر کے شادی کر لیا ہے اب اگر اس کو دیتے ہیں تو نقصان ہوگا یعنی کہ اسی سے عیاشی کرے گی۔ لیکن اس کی دو بہنوں کو دینا یہ بہتر ہوگا یعنی کہ کچھ کام دین کا ہو سکتا ہے کچھ دین میں بھی مدد کر سکتی ہیں۔ اس سوال کا جواب جتنی جلدی ہو سکے کرم فرمائیں نوازش ہوگی۔

المستفتی غلام احمد رضا قادری۔ چھتیس گڑھ

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ بعون الملک الوھاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

صورت مسئولہ میں زید کا ترکہ بیٹی کو ضرور ملے گا۔ ساتھ ہی دونوں بہنوں کو بھی۔ زید نے ایک بیٹی اور دو بہنیں وارثین میں چھوڑی ہیں تو ترکہ کے تقسیم کی صورت یہ ہوگی کہ زید کے کل مال سے آدھا بیٹی کو ملے گا اور باقی آدھا دونوں بہنوں کو۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

''الأخوات لأب وأم للواحدة النصف وللثنتين فصاعدا الثلثان، كذا في خزانة المفتين ---- ولهن الباقي مع البنات''

یعنی بہنیں جو ایک ماں باپ سے ہوں اگر ایک ہو تو اس کے لیے آدھا حصہ ہے اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو سب کے لیے دو تہائی ہے۔ ایسا ہی خزانۃ المفتین میں ہے۔ اور اگر میت کی لڑکیاں ہوں تو پھر بہنوں کے لیے بیٹی کے حصہ کے بعد جو باقی بچے وہ ہے۔''

[فتاوی عالمگیری: ج۶ ص۴۵۰۔ الباب في ذوي الفروض''

اور اسی میں ہے: **''فالنصف للبنت والنصف الثاني للأخت''**

یعنی آدھا حصہ لڑکی کے لیے اور آدھا بہن کے لیے۔'' [مرجع سابق: ص۴۵۱]

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت ترکہ میں بہن کی پانچ حالتیں بیان کی ہیں جس میں ایک حالت بیٹی کے ساتھ عصبہ ہونا بھی ہے۔یعنی بیٹی سے جو بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔فرماتے ہیں:

"اوراخوت کے پانچ حال ہیں،ایک کونصف، زائد کو ثلثان، بھائی) کے ساتھ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ(مذکر کے لئے دو مؤنثوں کے حصہ کی مثل ہوتا ہے)بنات کے ساتھ عصوبت....."[فتاوی رضویہ جدید:ج۲۶ص۲۲۶]

اور فرماتے ہیں:

"الرحیق المختوم شرح قلائدالمنظوم میں ہے:(والاخت)ولو متعدّدۃ(مع بنت)الصلب واحدۃ ایضافاکثر(و)کذا مع(بنت الابن)وان سفلت کذلک وکذا مع بنت وبنت ابن(ذات اعتصاب مع غیر)۔اور بہن اگرچہ متعدّد ہوں صلبی بیٹی کے ساتھ چاہے ایک ہویاایک سے زائد۔یونہی پوتی کے ساتھ اگرچہ نیچے تک چلی جائیں۔چاہے ایک ہویااس سے زائدعصبہ مع غیرہ بن جاتی ہے۔"
[مرجع سابق:ص۲۲۹]

اور صرف اس وجہ سے کہ لڑکی نے اپنی مرضی سے شادی کرلی یااس گمان کے سبب کہ وہ عیاشی کرے گی،لڑکی اپنے باپ کے ترکہ سے محروم نہیں ہوگی۔کیوں کہ یہ بات موانع ترکہ سے نہیں ہے۔امام اہل سنت فرماتے ہیں:

"اولاد کسی طرح اولاد ہونے سے خارج نہیں ہو سکتی سواکفر کے۔والعیاذ باللہ تعالی۔اور کسی طرح ترکہ سے محروم نہیں ہو سکتی سوا موانع خمسہ معلومہ کے کہ دین مختلف ہویادار مختلف یامملوک ہویامعاذاللہ مورث کوقتل کرے یادونوں کااس طرح انتقال ہو کہ معلوم نہ ہوان میں پہلے کون مراان کے سواوہی عام حکم ہے۔یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ (اللہ تمہیں حکم دیتاہے تمھاری اولاد کے بارے میں بیٹے کاحصہ دو بیٹیوں برابر)"[مرجع سابق:۳۴۹]

الحاصل: صورت مسئولہ میں بیٹی کووالد کے ترکہ سے محروم رکھناکسی بھی صورت جائز نہیں ہے۔بیٹی کل جائداد سے آدھے حصہ کی حقدار ہوگی اور باقی آدھے میں دونوں بہنیں حصہ پائی پائیں گی۔**واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔**

کتبـــه

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری درالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

مورخہ:۸/جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ